سوال

(75) ایک قطعہ زمین خریدی اوران میں ایک ہندو بھی ہے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں، علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بارہ شخص نے ایک قطعہ زمین خریدی اوران میں ایک ہندو بھی ہے، بعد خریدنے کے پانچ سوآدمیوں کو نفع اور نقصان کا شریک کرلیا اور سو سوروپیہ ہر ایک شخص سے لےلئے اوران پانچ سومیں غریب اور یتیم اور بیوہ عورتیں شریک ہیں، بروقت نیلام کرنے کے اکثر شرکاء موجود تھے، بعد نیلام کرنے کے ایک قطعہ زمین کل میں سے ان بارہ آدمیوں نے علیحدہ کردی اور یہ کہا کہ نیچے بیٹھک اوراوپر مسجد بنائیں گے، مسجد بنانا اس طریق سے درست ہے یا نہیں اوراکثر شرکاء مسجد بنانے میں راضی نہیں ہیں اوراپنے حصہ کی قیمت چاہتے ہیں۔ اگران حصہ داروں میں سے ایک شخص بھی تعمیر مسجد سے ناراض رہا تو تعمیر مسجد درست ہوئی یا نہیں، بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت ہذا میں مسجد بنانا جائز نہیں، کس واسطے کہ جب زمین مشترکہ ہے اوراس کے ہر ہر جزو میں ہر شخص کا حصہ ہے اور بعض اشخاص بدونرضامندی دیگر شرکاء مسند بنانا چاہتے ہیں تو یہ ہرگز جائز نہیں اوراگر بنا دیں گے تو ظالم قرار دیئے جائیں گے کیونکہ حق یتیمان و بیوگان تلف کرتے ہیں اوراگر وقف بھی کردیں گے تو وہ وقف باطل ہوگا، بحر الرائق میں ہے۔ فلو[1] استحق الوقف بطل اورظاہر ہے کہ وقف کے واسطے ملک شرط ہے بحر الرائق میں ہے۔ من شرائطہ الملک وقف الوقف حتی لو غصب الرضا فوقفھا ثم اشتراھا من مالکھا ودفع الثمن الیہ او صالح علی مال دفعہ الیہ لاتکون وقفا یعنی شرائط وقف سے الگ ہونا ہےشئ موقوفہ کا وقت وقف کے یہاں تک کہ اگر وقف کیا زمین مغصوبہ کواور پھر خرید لیا مالک سے اور قیمت بھی دے دی یا صلح کی مال پر تو بھی وقف صحیح نہیں ہوگا کیونکہ وقت وقف کے مالک نہ تھا اوریہاں تواس قدر شرکاء ہیں، جب تک ایک بھی ناراض رہے گا یا کوئی ان میں سے کافر ہوگا تو وہ وقف جائز نہ ہوگا واسطے مسجد کے، کیونکہ کافر کا مال مسجد میں لگانا جائز نہیں، ہاں بعض شرکاء اگر قطعہ زمین خرید لیں اور کل شرکاء راضی ہوجائیں یا بعض شرکاء اپنا حصہ علیحدہ کرلیں اور قیمت ادا کردیں تو درست ہوگا یا قیمت کل شرکاء کو تقسیم ہوجائے، ان کی رضا سے۔ فقط۔ حررہ محمد کرامت اللہ، الجواب صحیح فتح محمد مدرس فتحپوری

واضح دلائح ہوکہ اصل شرکت ہی مسئلہ میں صحیح وجائز نہیں، یہ تقریر جواب شئے اورہے، یہ تقریر بعد شرکت صحیح ہونے کے ہوگی، والضرب الثانی شرکۃ العقود ورکنھا الایجاب والقبول وھوان یقول احدھما شارکتک فی کذا وکذا ویقول الاخر قبلت ثم ھی اربعۃ اوجہ مفاوضۃ وعنان وشرکۃ الصنائع وشرکۃ الوجوہ فاما شرکۃ المقاوضۃ فھی ان یشترک الرجلان فیساویان فی مالھما و تصرفھما ودینھما الخ کذا فی الھدایۃ۔ ولا بین مسلم والکافر کذا فی متن الھدایۃ واللہ اعلم۔ محمد یعقوب (سید محمد نذیر حسین)

ترجمہ: ''دوسری قسم شرکت عقود ہے اوران کا رکن ایجاب وقبول ہیں اوروہ اس طرح ہے کہ ایک کہے میں نے تجھے فلاں چیز میں شریک کیا اوردوسرے کہے میں نے قبول کیا، پھر اس کی چار قسمیں ہیں شرکت مفاوضہ وعنان وشرکت صنائع اور شرکت وجوہ اور شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ دو آدمی ہوں اورمالیت، تصرف اور قرض میں برابر ہوں اور یہ شرکت

کافر اور مسلمان میں نہیں ہو سکتی۔ ‘‘

---

[1] اگر کوئی حق دار ہو، تو وقف باطل ہو جائے گا۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01